اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینے سے

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

کتاب مستطاب نافع شیخ و شاب

مسمیٰ بہ

حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار

المعروف

دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ذوالفقار برق بار

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الوہاب خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امور ایسے ہیں جن کو قرآن و حدیث کے سوا کہیں بیان نہیں کیا جاسکتا' مثلاً حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ابتلاء اور آزمائش کے واقعات اور سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے افک کا واقعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مشاجرات کے واقعات وغیرہم حدیث کے سوا بیان کرنا ممنوع ہیں' یہ محاکات اسی قبیل سے ہیں۔

اس سے یہ کب لازم آیا کہ جو حدیث پاک میں آیا تھا ہم بھی کریں گے' جیسا کہ مسلمان اپنی لڑکیوں کو مشرکین کے عقد میں دیدیتے تھے' کیا یہ لوگ بھی اپنی بیٹی کو کسی مشرک کے حوالہ کریں گے' علاوہ ازیں مسلمان اپنے نکاح میں دو بہنوں کو جمع کر لیتے تھے' کیا یہ لوگ بھی ایسا کریں گے ان احادیث شریفہ ہی پر کیا موقوف اس قبیل سے بکثرت احادیث' منکرین حدیث نے جمع کیں اور ان پر معاذ اللہ طعن کیا اور منکرین حدیث بن گئے' اگر تحقیق مطلوب ہو تو غلام جیلانی برق کی کتابیں ہی دیکھ لیجئے' فقیر نے اس کی تین کتب ۱' دو قرآن' ۲' دو اسلام' ۳' جہان نو' کا مطالعہ کیا' آپ بھی ملاحظہ فرمائیں' اور غور کریں کہ احادیث پاک پر کتنا طعن کیا ہے؟ اگر حدیث کا سن لینا یا کسی کتاب میں پڑھ لینا کفایت کرتا تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیوں ارشاد فرماتے :

نضر اللہ عبدا سمع مقالتی محفظھا و رعاھا و اداھا

''اللہ اس بندے کو سرسبز رکھے جس نے میری حدیث سن کر یاد کی اور دل میں رکھی اور ٹھیک ٹھیک اوروں کو پہنچا دی۔''

''قرب حاصل فقہ غیر فقیہ کہ بہتیروں کو حدیث یاد ہوتی ہے' مگر فہم و فقہ کی لیاقت نہیں رکھتے ورب حامل فقه الی من هو الفقه منه اور بہتیرے اگرچہ لیاقت رکھتے ہیں پر دوسرے ان سے زیادہ فہیم و فقیہ ہوتے ہیں۔''

اخرجه الشافعی و احمد و الدارمی و ابو دائود و الترمزی و صححه ابن ماجة و الضیاو البیهقی فی المدخل عن زید بن ثابت والدارمی عن جبیر بن مطعم و نحوه احمد و الترمزی و ابن جبان باسناد صحیح عن ابن مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنهم

اگر مجرد حدیث پر اطلاع کافی ہوتی تو ہزاروں لاکھوں محدثین گزرے سب مجتہد ہوتے' حالانکہ ان میں اکثر مقلدین تھے' حتیٰ کہ امام تاج الدین سبکی نے رئیس المحدثین امام بخاری کو بھی شافعیہ میں گنا امام سلیمٰن اعمش کہ تمام اصحاب صحاح ستہ وغیرھم محدثین کے اساتذہ میں ہیں' حدیث میں ان کا پایہ جتنا بلند تھا' محتاج بیان نہیں باوصف اس کے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کرتے تھے :

''ہم عطار ہیں اور تم طبیب یعنی ہمیں حدیثیں حفظ ہیں مگر ان کے استدلال کا طریقہ تم جانتے ہو جیسے عطار کے پاس دوائیں ہوتی ہیں اور ان کے استعمال کا طریقہ طبیب جانتا ہے۔''

پس جس نے مجرد حدیث پڑھ کر اس کے ظاہری معنی پر اکتفا کیا اور اسی پر عمل کیا وہ خود گمراہ ہوا' اور دوسروں کو گمراہ کیا چنانچہ امام اجل سفیٰن بن عینیہ کہ امام شافعی و امام احمد کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ اور اجلہ علمائے محدثین و فقہائے مجتہدین و تبع تابعین سے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ارشاد فرماتے ہیں :

الحديث مضلة الا الفقهاء

''حدیث سخت گمراہ کرنیوالی ہے مگر مجتہدوں کو۔''

حاصل اس کا یہ ہے کہ حدیث کو مجتہد ہی سمجھتا ہے محدث حدیث کو نہیں سمجھتا علامہ ابن الحاج مکی مدخل میں فرماتے ہیں:

يريد ان غيرهم قد يحمل الشی علی ظاهر و له تاويل من حديث غيره او دليل يخفی عليه او متروک اوجب ترکه غير شئی ممالا لقوميه الامن استحير و تفقه

''امام سفیٰن کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے جو معنی سمجھتے ہیں ان پر جم جاتے ہیں حالانکہ دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور دلیل ہے جس پر اس شخص کو اطلاع نہیں یا چند اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے اس پر عمل نہ کیا جائیگا ان باتوں پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو دریائے علم ہو اور منصب اجتہاد تک پہنچا، امام اجل خاتم الحفاظ ابوالفضل جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز کا قصہ کسے معلوم نہیں کہ اس منصب کا دعویٰ فرما کر علمائے مصر کے دس سوالوں جو متعلق منصب ترجیح کا بھی جواب نہ دے سکے۔'' (ملخصاً صمصام الحدید)

اس سے ظاہر ہے کہ امام اجل ابوالفضل جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوصف دعویٰ منصب ترجیح کا ثبوت بھی نہ دے سکے تو وہ منصب اصحاب تمیز پر ضرور فائز تھے، پھر اس کے اوپر منصب اصحاب ترجیح ہے۔ اور اس کے اوپر منصب اصحاب تخریج، پھر اس کے اوپر منصب مجتہد فی المسائل اور اس کے اوپر منصب مجتہد فی المذہب ہے پھر اس کے اوپر منصب مجتہد فی الشرع جیسے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ایسے جلیل الشان ائمہ دین متین کے متعلق امام المحدثین امام عامر شعبی جنھوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پایا، بکثرت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

''ہم لوگ فقیہ مجتہد نہیں ہم نے تو حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردیں جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے۔''

(ملخصاً تذكرة الحفاظ)

معلوم ہوا کہ حدیث شریف کو مجتہد ہی سمجھتے ہیں اور ان سے احکام اخذ کرتے اور ان کو ان کے محل پر استعمال کرتے ہیں اقوال ائمہ مجتہدین کی تشریح و توضیح ماہرین علماء اور مشائخ فتویٰ کرتے ہیں، اور ان کی توضیح و تشریح علماء دین کرتے ہیں اور انکی توضیح کلام پر عامۃ المسلمین عمل کرتے ہیں، جس نے اس سلسلہ کو کہیں سے توڑا وہ اندھا ہوا چاہ عمیق میں گرا، امام سفیٰن کا ارشاد کہ 'حدیث غیر مجتہد کو گمراہ کرتی ہے'، جیسے قرآن کریم کہ عین ہدایت ہے اور بہتیروں کو گمراہ کرنیوالا' کما قال تعالیٰ

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا (البقرہ : 26)

''اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔''

چنانچہ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان شریعت الکبریٰ میں فرماتے ہیں :

''اگر بالفرض اہل زمانہ تجاوز کر جائیں اپنے اوپر والوں سے طرف زمانے کے کہ وہ ان سے پہلے ہو تو ان کا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنا منقطع ہوجائیگا اور وہ مشکل کو واضح کرنے اور مجمل کی تفصیل کی راہ نہ پائیں، غور کر اے بھائی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کے اجمال کی اپنی شریعت سے تفصیل نہ فرماتے تو قرآن اپنے اجمال پر باقی رہتا جیسا کہ تحقیق اگر ائمہ مجتہدین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اجمال کی تفصیل نہ کرتے تو سنت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور ایسے ہی ہمارے اس زمانے تک۔''

نیز میزان شریعت الکبریٰ میں یہ بھی فرماتے ہیں:

''جیسا کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سنت کے ساتھ قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل کی ہے اور ایسے ہی ائمہ مجتہدین نے ہمارے لئے احادیث شریعت کے اجمال کا بیان فرمایا ہے، اور بالفرض انکا بیان نہ ہوتا تو شریعت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور یہی بات ہر اہل دور کی بہ نسبت اپنے پہلے دور والوں کی قیامت تک ہے اس لئے کہ اجمال علماء امت کے کلام میں قیامت تک جاری رہتا، اگر ایسا نہ ہوتو کتابوں کی شرحیں اور شرحوں پر حواشی نہ لکھے جاتے جیسا کہ گزر چکا۔'' (افادات رضویہ)

جس مسلمان نے اس سلسلہ کو مضبوطی سے پکڑا اسکا ایمان سلامت رہا، اسی نے قعر ہلاکت سے نجات پائی اور محفوظ رہا۔ **فالحمد للہ رب العلمین**

ہمارے واسطے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ ہم اپنے اکابر علمائے اسلام وفضلائے اعلام کے دامن سے وابستہ رہیں، اور اپنے مسائل دینیہ اور احکام شرعیہ کے واسطے فقہائے کاملین وعلمائے راسخین و ماہرین فتاویٰ اور معروف عارفین صاحب تقویٰ کی جانب رجوع لائیں اور اپنی مشکل کشائی چاہیں، بحمدہ تعالیٰ مامون ومحفوظ رہیں گے، اگر ان میں سے کسی کے دامن کرم کو چھوڑا اور ان میں کسی سے بھی منہ موڑا اور ان سے اوپر کی جانب جست لگائی وہ قعر ہلاکت میں گرا اور ہلاک ہوا۔

سلامتی کی راہ

مسلمانو! دین وایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو اپنے اکابر کا دامن مضبوطی سے پکڑلو تمرد اور خودرائی اور خودنمائی اور خودسرائی سے بچو کہ یہ ہلاکت کے اسباب میں ہیں اپنے بزرگوں، معظمان دین متین سے نیازمندی اور عقیدت رکھو اور ان ہی کو اپنی مشکل کشائی کا ذریعہ سمجھو۔

احادیث مبارکہ قرآن مجید کی روشنی میں

واقعات کی رنگینی اور حادثات کی گوناگوئی کا اجمال قرآن میں ملاحظہ ہو۔

1......ابتداء اسلام میں مسلمانوں کا مشرکین سے رشتہ تزویج یعنی عقد ونکاح کی رسم جاری تھی مسلمان اپنی بیٹیاں مشرکین کے عقد میں دیتے اور ان کی لڑکیاں اپنے عقد میں لیتے جب تک اس امر کی ممانعت نہ فرمائی گئی یہ رسم جاری اور ساری رہی مگر اللہ عزوجل نے اس عقد